کے نعرے کا بھی علمبردار ہے۔ خلیج کے بارے میں امریکہ کی پالیسی خطے میں مستقبل کی ناگزیر تبدیلیوں کی عکاس ہونی چاہیے۔ اہم علاقوں میں داخلی تبدیلیوں پر امریکی اثر و نفوذ محدود ہو سکتا ہے' تاہم امریکہ اپوزیشن گروپوں اور ان کے متوقع جانشینوں بالخصوص اسلام پسندوں کو ان کے رویوں سے جانچ سکتا ہے اور وہ ایسی پالیسیوں سے اجتناب کر سکتا ہے' جس سے واشنگٹن کے خلاف مخاصمت کی پیشین گوئی لازما" پوری ہو کر رہے۔ امریکہ صدام حسین کو نکال باہر کرنے میں دیر نہ لگائے اور علاقائی سلامتی کے استحکام کے پروگرام میں ایران اور عراق دونوں کی بتدریج شراکت کو یقینی بنائے۔ وہ مغربی اتحادیوں کے ساتھ تعاون کو ایک موقع نہ کہ رکاوٹ خیال کرے۔ کثیر فریقی تعاون کا حصول خلیج میں امریکی قیادت کے لئے ایک آلہ استعمال ہے اور اگر امریکہ عالمگیر سطح پر طویل المدت سلامتی کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا چاہتا ہے تو وہ ہم خیال ریاستوں' جن کے ساتھ اس کی اقدار یکساں ہیں' کے کلب کی ممبرشپ اور ذمہ داری میں اضافہ کرے۔

(Graham E. Fuller and Ian O.Lesser, Foreign Affairs, may / June 1997)

☆☆☆☆

عراق

کرد جغرافیائی سیاست (42)

ترکی' ایران اورشام کے سرحدی علاقوں میں پھیلے کرد جس المیہ سے دوچار ہیں' بالخصوص عراقی کردوں کوجنگ خلیج کے بعد بھی ریلیف نہیں ملا۔ شمالی عراق میں کردوں کے خلاف عراقی افواج کی کارروائیاں روکنے کے لئے امریکہ نے ان پر کروز میزائلوں کی بارش کی۔ اگرچہ یہ حملہ کردوں میں مغرب کی دلچسپی کے اظہار کا اعادہ اور کرد سوال کے علاقائی پہلوؤں کو نمایاں کرتا تھا' لیکن اس سے دنیا کے اس سب سے بڑے نسلی گروپ جس کا اپنا کوئی ملک نہیں' کے مسئلے کے حل میں کوئی مدد نہیں مل سکی۔ جائزے میں کرد مسئلے کے عالمی کرداروں' ملکوں اور کرد گروپوں میں دھڑے بندیوں کا تذکرہ ہے۔

(Henri J. Barkey, Current History, January 1997)